اکرام اللہ ساجد

تعارف و تبصرۂ کتب

"نظامِ مصطفٰےؐ نمبر" ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی

موجودہ دور میں یہ اعتراض اکثر کیا جاتا ہے کہ اسلامی نظامِ حیات دورِ حاضر کے بدلتے ہوئے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہو سکتا لہٰذا یہ ناقابلِ عمل ہے ۔ ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی کا "نظامِ مصطفےٰؐ نمبر" اس لحاظ سے ایک مستحسن اقدام ہے کہ اس میں اسلامی نظامِ حیات کے تقریباً تمام اہل پہلوؤں کو زیرِ بحث لا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلام ایک ہمہ گیر نظامِ حیات ہے اور یہ آج بھی اسی قدر مفید اور قابلِ عمل ہے جس طرح اپنے دورِ اول میں تھا۔

لیکن ایک بات جو "نظامِ مصطفےٰؐ نمبر" نکالنے والوں کی سمجھ میں اب تک نہیں آسکی وہ یہ ہے کہ اس نظام کو برپا کرنے کے لئے امتِ مسلمہ میں جس اتحاد اور یگانگت کی ضرورت ہے، اگر یہی حالت رہی تو شاید ہی ہم اس ضرورت کو پورا کر سکیں ۔۔۔۔ اور اس ضرورت کا احساس زبانی کلامی تو خود ان کو بھی ہے چنانچہ ٹائیٹل (لپیٹ) پر جو جماعت اہلسنت والجماعت پاکستان کے اغراض و مقاصد درج ہیں، ان میں پہلی آئیٹم یہ ہے:

- تبلیغِ اسلام اور امتِ مسلمہ میں اتحاد پیدا کرنا ۔

اب ذرا اس کی عملی تفسیر ملاحظہ فرمائیے :

صفحہ ۴۴ پر مولانا عبدالستار نیازی صاحب کا ایک انٹرویو درج ہے ، پہلے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

" انگریزوں نے مسلمانوں کے دلوں سے عشقِ مصطفےٰ کو ختم کرنے اور مسلمانوں کو تباہ

برباد کرنے کے لئے جہاں ہندوؤں، سکھوں، اینگلو انڈین نوابوں سے مل کر سازش کی وہاں شریعت فروش مولویوں کو بھی خوب استعمال کیا۔ انگریز کے خلاف علمِ جہاد بلند کرنے والے تمام علماء اہل سنّت ہی تھے . . . لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ جن لوگوں نے انگریز کی تائید وحمایت کی، آج وہ مجاہد شمار کئے جا رہے ہیں اور جو حقیقی معنوں میں مجاہد تھے ان کا تاریخ میں تذکرہ ہی نہیں!"

دیکھئے حقائق کو کس طرح توڑ مروڑ کر پیش کیا جا رہا ہے۔ جنابِ نیازی صاحب کی خدمت میں مختصر عرض ہے کہ تاریخ کا اس میں کوئی قصور نہیں، تاریخ تو وہ آئینہ ہے جو صحیح تصویر پیش کرتا ہے اور کسی کی بھی رُو رعایت نہیں کرتا۔

آگے لکھتے ہیں:

"یہ جو مولوی اسماعیل دہلوی تھا، اس کو بعض لوگ شہید کہتے ہیں، حالانکہ وہ قتیلِ لیلیٰ نجد تھا، وہ غیر مسلموں کے ہاتھوں مارا گیا بلکہ[1] فقر کی توہین کرنے پر پٹھان مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ اور ان کے ساتھی کہتے تھے کہ ہم انگریز کی رعیت ہیں جو بڑا رحم دل ہے اور اس لئے انگریزوں کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ انہوں نے انگریز کے اشارے پر سکھوں کے زور کو توڑنے کے لئے کوشش کی نہ کہ انگریز کو دیس نکالا دینے کے لئے کام کیا۔" (صفحہ ۳۴)

ہمیں یقین نہیں آتا کہ یہ الفاظ مولانا نیازی کے ہو سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ "نظامِ مصطفےٰ نمبر" والوں نے یہ الفاظ انہی سے منسوب کئے ہیں، تو پھر ہمیں یہ تسلیم کرنے میں تامل ہے کہ مولانا نیازی کو ان کی والدہ محترمہ نے ایک متبحر عالم دین اور مجاہد فی سبیل اللہ کا نام ادب سے لینا نہ سکھایا ہو، علاوہ ازیں یہ بات بھی بعید از قیاس معلوم ہوتی ہے کہ مولانا عبدالستار نیازی ایسی سیاسی شخصیت اور عالمِ دین، تاریخ سے اس قدر نابلد ہوں کہ اب تک سید اسماعیل شہید اور ان کے ساتھیوں کی جدّوجہد آزادی اور جہاد کی وجہ ان کی سمجھ میں نہ آئی ہو ـــــ اور اگر وہ اس سے واقف ہیں تو پھر ہم بصد ادب و احترام یہ عرض کریں گے کہ یہ "تبلیغِ دین اور امتِ مسلمہ میں اتحاد" کا نسخہ نہیں جسے وہ استعمال کر رہے ہیں، بلکہ یہ وہ زہرِ ہلاہل ہے جو جسدِ ملّت کے لئے موت کا حکم رکھتا ہے۔

صفحہ ۱۳۶ کی ایک عبارت ملاحظہ ہو:

---

[1] اس "بلکہ" کا جواب نہیں، کیا پٹھان مسلمان غیر مسلم تھے؟ کیوں نہ ہو تاریخی حقائق پیش کئے جا رہے ہیں!

"کچھ علماء و مشائخ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو پیسے کے بل بوتے پر حق کی آواز بلند کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ الحمد للہ! اہل سنت میں ایسے مشائخ و علماء کی تعداد اتنی بھی نہیں کہ آٹے میں نمک کی مثال صادق آسکے، ایسے علماء کی بہتات باطل فرقوں میں ہے، اس لئے کہ جب مقصد ہی باطل ہو تو با ضمیری و بے ضمیری کیسی!"

ع آپ بتلائیں کہ ہم بتلائیں کیا!

اپنی طرف سے جواباً کچھ مزید عرض کرنے کی بجائے، ہم "نظام مصطفیٰ" کے داعیوں کو صرف یہ مشورہ دیں گے کہ نظام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پاکستان میں برپا کرنے کے لئے سب سے بڑی جو رکاوٹ آج تک پیش آتی رہی ہے وہ یہی تعصب اور تنگ نظری ہے جس کی سطور بالا میں ہم نشاندہی کر چکے ہیں۔ بلکہ اب تو ان حرکتوں کی بنا پر عوام الناس دین سے بیزار ہو چلے ہیں اور اس کا سہرا ان علماء کے سر پر ہے جنہوں نے دین کی تصویر اس قدر بھیانک شکل میں لوگوں کے سامنے پیش کی ہے کہ آج سب سے زیادہ ہدفِ طعن و تشنیع، ملک بھر میں، "مولوی طبقہ" ہے — اور اگر آپ اس عادت کو نہیں چھوڑ سکتے تو معاف کیجئے گا، ان حالات میں "نظام مصطفیٰ نمبر" نکالنا یا اس جیسی کوئی اور کوشش محض تضیعِ وقت اور تضیعِ زر ثابت ہو گی۔

نام کتاب . . . . اسلامیہ پاکٹ بک

ضخامت . . . . ۲۱۸ صفحات ۲۰ × ۳۰ / ۱۶

مصنف و ناشر . . . محمد مسلم بن برکت اللہ، ٹھٹائی کمپاؤنڈ، بندر روڈ، کراچی

مرزا غلام احمد قادیانی کے متضاد دعوے، متضاد بیانات اور بہت سے کھلے ہوئے اکاذیب ان کی کتابوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں جناب حاجی محمد مسلم صاحب نے مرزا صاحب کے اکاذیب کو ان کی کتابوں کے حوالوں سے جمع کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب کا مصلح موعود اور نبی ہونا تو رہا ایک طرف، وہ ایک معاملہ دار شریف انسان بھی نہ تھے۔ کتاب کی کوئی قیمت نہیں صرف ۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مندرجہ بالا پتے سے مفت منگائی جا سکتی ہے۔

نام کتاب . . . . مسیلمۂ البنجاب

مصنف . . . . مناظر اسلام مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری